REGISTERED L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۹ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

سی ایل ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ ۳ پائی۔
اے آدم تو کہاں ہے 〃
ایک مجروح سپاہی 〃
مسیحی دین کی صداقت 〃
بندگاہ میں داخل ہونا 〃
معجزہ 〃
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو 〃
ارے اے سب لوگو 〃
سچی اور جھوٹی خیرات 〃
صفائی کی ضرورت 〃
تاریخ پلیگ 〃
ہدایت المتزین 〃

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت بہتیال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنس کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فوز العظیم

یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض ۴ر
اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح اخلاق ۴ر
اصلاح زراعت ار ۶ پائی
اصلاح حفظان صحت ار
صنعت و دستکاری کی ترقی ۲ر
افلاس ہند کا علاج ار
الکفارہ ۶ پائی
ویدک تصنیفات ار ۶ پائی
اسلام میں مسیح ار ۶ پائی
آواگون یا ابدی زندگی ۲ر
سیر ہند با تصویر عہ
شریف بیبیاں ۱۲ر

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عہ

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء

ایک عیسائی کی گواہی

یہ عیسائی پہلے مسلمان تھا اور اب عیسائی ہو کے بعد وہ یوں تحریر کرتا ہے کہ میں ترکی مسلمان تھا اور کم بخت بے ہودہ اور نادان ہو کے میں اسلام کی جسمانی حالت اور تاریکی کے مطابق چلتا تھا۔ اتفاقاً میری ایک مسیحی سے ملاقات ہوئی جس نے مجھ کو بار بار انجیل کی سچائی سے آگاہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ خداوند کریم نے مجھ پر اپنی برکت نازل فرمائی اور میں نے کمال خوشی سے کلام کو قبول کر لیا۔ اور میرے مسیحی دوست نے مجھے ایک پادری صاحب کے پاس پہونچایا۔ جس نے مجھے اور زیادہ انجیل کی تعلیم دی جس سے مجھے بہت تسلی ہوئی۔

ایک دن ایسا ہوا کہ مسلمانوں نے مجھے پکڑا اور ایک مردود کی طرح مجھ کو مارا اور پیٹا لیکن میں اُن سے مقابلہ نہ کرتا تھا۔ کیونکہ میرا خداوند برائی اور سختی کی برداشت کرنیوالا تھا۔ اور جب اُنہوں نے جانا کہ یہ شخص ہماری نہیں مانتا تو مجھے پکڑ کر حاکم کے سپرد کیا پر اس حاکم نے مجھے سپاہی بنا کے ایک پلٹن میں شامل کیا۔ جو عرب کے صوبہ حجاز کی طرف بھیجی جاتی تھی۔ تاکہ میرا ایمان درست کیا جاوے۔ اس تجویز سے مجھے کچھ نقصان نہ ہوا اور نہ ان کا مطلب پورا ہوا۔

جب میں مکہ سے واپس آیا تو میں خداوند نجات دہندہ کی جگہ پھر گیا۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ یہ شخص ضرور عیسائی ہونے والا ہے۔ تو اُنہوں نے قصد کیا کہ مجھے مار ڈالیں۔

میرے والد نے اپنا جائیداد کو اسلام کے مُلّاؤں کو بخش دیا تاکہ مجھ کو وراثت سے حصہ نہ مل سکے۔ اور میں نے انجیل کی راہ میں کوشش کی۔ اگرچہ مجھے بہت تھوڑی خبر تھی میں نے دعا کرنا شروع کیا۔ اور خصوصاً میں خداوند کی دعا استعمال کرتا تھا۔ ایک آیت بھی مجھے ملی جس میں یہ تعلیم تھی کہ خداوند یسوع یوں کہتا تھا۔ اے تم سب جو تھکے اور بڑے بوجھ کے نیچے دبے ہو میرے پاس آؤ اور میں تم کو آرام دونگا۔ یہ کیسی خوب آیت ہے۔

جب میری مصیبتیں بہت زیادہ ہونے لگیں اور اسلامی کارروائی میری نسبت شروع ہوئی میں اپنے ملک افغانستان کو چھوڑ کے سکندریا میں آگیا۔ یہاں میری مصیبتوں کا ایسا خاتمہ ہوا۔ اور میں نے خدا کی پوری برکتیں پائیں۔

جب میں مسیح پر ایمان لایا۔ اور یقین کیا کہ وہ میرے لئے اور سب گنہگاروں کے لئے صلیب پر کھینچا گیا۔ اور مر گیا۔ اور تیسرے دن پھر جی اٹھا۔ تاکہ ہم کو موت کے بند سے آزاد کرے۔ اور ہم کو راستباز بنا کے خدا سے میل کرا دے تو میں نے دلی آرام پایا۔ پھر ایک رات ماہ مارچ ۱۹۰۹ء کو میں نے بپتسمہ پایا۔ میں خدا کی تعریف کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں از سر نو پیدا ہوا ہوں۔ اور خداوند نے مجھے اپنے لہو سے پاک کیا۔ اور باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دلایا۔ مارچ ۱۹۰۹ء میں میں نے بپتسمہ پایا اور اُسی دن سے مجھے بڑی برکت ملی اے خداوند کاشکہ تو بہت لوگوں کو توبہ کی توفیق بخش دیوے تاکہ وہ بھی باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ پاویں اور نجات حاصل کریں۔ ای۔ ایم۔ ڈبلیو

ٹارنٹو کا اخبار پریسبیٹرین مخبر ہے کہ بزرگ جان مارٹین صاحب جو اکتالیس سال سے جبل زیرہ ٹرنڈاڈ میں بود و باش کر رہے ہیں۔ ایک نہایت دلچسپ بیان لکھتے ہیں۔ صاحب موصوف جزیرہ مذکورہ بالا میں صحت کو تبدیلی آب و ہوا سے فائدہ پہونچانے کی نیت سے پہلی دفعہ وہاں گئے تھے اور جب وہاں پہونچے تو کیا دیکھا کہ یہاں پر ہند کے مزدور کثرت سے بستے ہیں۔ جو شکر اور کوکو کی کھیتی کرتے ہیں۔ اپنے ملک کو واپس جا کر صاحب موصوف نے مشن بورڈ کے سامنے جا کے درخواست کی کہ آپ مجھے ان لوگوں کے پاس بھیجکر مشنری بنایئے اس جزیرے میں ۱۰۵۰۰۰ ہندو باشندے رہتے ہیں۔ جو اس جزیرے کے باشندوں کا تیسرا حصہ ہیں۔ ڈاکٹر مارٹین کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں گئے تو عیسائی اُن کے درمیان کوئی نہیں تھا۔ اور نہ کوئی مدرسے تھے۔ ہم نے اُن کو تعلیم دی اور کتابیں چھپوائیں جو وہ اب اپنی ہی زبان میں پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان کو زراعت کے کام میں اور زندگی کے طریقوں میں ترقی دی اور ساتھ ہی انجیل کی بشارت بھی دیتے رہے۔ اور اب دس یا بارہ ہزار عیسائی ان لوگوں میں موجود ہیں۔ اور یقین ہے کہ رفتہ رفتہ یہ تمام ہندو عیسائی ہو جاوینگے۔ ای۔ ایم۔ ڈبلیو

ہم اپنے مسیحی ناظرین کی خاص توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ہمارے معزز ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۹ء میں مندرجہ ذیل نوٹ میں کرتے ہیں کہ سرکاری مجلسوں کے انتظام و کارروائی کی بابت آنے والے ہفتہ میں شملہ میں ایک کمیٹی قائم ہونے والی ہے۔ ادہر اودہر افسران نے خفیہ طور پر چند لوگوں سے کچھ دریافت کیا ہے۔ اور یوں ہر طور سے مصالح تیار ہے کہ شملہ کی ٹھنڈک میں اسکو پکا دیں۔ محمدیوں کی تمنا سے تو ہم سب واقف ہیں۔ علاوہ ان الیچیوں کے جن کے منظور کئے جانے کا سرکار نے وعدہ کیا ہے ان کی عرض ہے کہ ان دو الیچیوں سے بھی جو چھوٹے

چھوٹے گروہوں کی طرف سے چنے جاویں گے ایک محمدی ہونا ضروری بات ہے ہندوستان کی کل رعایا کی تسلی اسباب بنگی ہوئی ہے۔ کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ دیسی مسیحی اور پارسی بھی امید رکھتے ہیں۔ کہ ان کے بھی ایلچی چنے جاوینگے خیر یہ مجلسوں کا جو حال ہو سو ہو۔ کیا وقت نہیں آگیا کہ دیسی مسیحی بھی آپس میں مجلسیں جگہ بجگہ قائم کریں۔ اگر ماہواری نہیں ہو سکتا تو سہ ماہی یا چوتھے مہینے فراہم ہوا کریں۔ اور ایسے مضمونوں پر گفتگو کریں جن سے اُن کی جماعت کو کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ علاوہ اس کے کچھ ایلچی مقرر کریں جو ضلع کے افسران سے ملیں اور مسیحیوں کے حقوق کی بابت ان سے گفتگو کریں کیا ہو نہیں سکتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں ایک ایک دیسی مسیحی بھی میونسپل بورڈ میں شامل کیجئے اگر غیر مسیحی اس کے چننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو مناسب ہے کہ سرکار خود اس میں تبدیلی کرے کہ اس شہر کے مسیحی خود اپنا ایلچی چن سکیں سرکار کی طرف سے بھی چند ایلچی مقرر ہوتے ہیں کیوں ایک دیسی مسیحی کو نہ چنا جاوے گو ابتک ہم غافل رہے ہیں ضرور نہیں کہ اب آئندہ کو بھی یہی حال رہے تمام چیزوں میں طرح طرح کے نئے انتظام ہونے والے ہیں اگر دیسی مسیحی کوشش نہ کریں وے بالکل پیچھے رہ جاوینگے۔ اور یوں غیر لوگ ان پر ہنسینگے اور کہیں گے کہ دیسی مسیحیوں کو دیکھو کہ وہ کیسے سست اور بے قدر لوگ ہیں۔" ہم معاصر کے ساتھ بالکل متفق ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ ہمارے مسیحی خیرخواہان قوم ضرور اس طرف متوجہ ہوں۔ ہم نے ایک مضمون اس سے پیشتر جناب مسٹر ریارام صاحب۔ بی۔ اے وکیل چیف کورٹ امرتسر کی طرف سے شائع کیا تھا۔ پر اب تک کسی کی توجہ اس کی طرف نظر نہیں آتی۔ جتنی جلدی مسیحی اس کی طرف توجہ لگاویں اور گورنمنٹ کے روبرو اپنی ضرورتوں کو پیش کریں اوتنا ہی بہتر ہوگا۔

اگر یسوع مسیح جو ذات کا بڑھئی تھا آن کر ان ذات کے بھولے ہوئے عیسائیوں کے بیچ میں کھڑا ہووے۔ معلوم نہیں وے اُس کے ساتھ کیسا سلوک کرینگے؟

یہ ایک غیر مسیحی اخبار کا سوال ہے اور سوال بہت ہی معقول ہے۔ جن مسیحیوں میں ذات کا اس قسم کا تفرقہ ہے وہ حقیقتاً مسیح کی پیروی نہیں کرتے خداوند یسوع مسیح نے ذات کے فرق کو بالکل توڑ دیا۔ اور عام طور سے سب بنی آدم کو نجات کی برکت میں شامل کیا۔ جو کوئی ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اس میں کسی ذات کی خصوصیت پائی نہیں جاتی۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم جاکر تمام قوموں کو شاگرد کرو۔ تمام قوموں کی وہ ایک مسیحی قوم جس کا نام کلیسیا ہے بنا کر سب کو ایک مقدس جامع کلیسیا بناتا ہے جس میں کوئی چھوٹا بڑا گنا نہیں جاتا سب مسیحی خواہ کسی لیاقت اور درجے کے ہوں مسیح کا ایک بدن بنتے ہیں۔ اور وہ خود اس بدن کا سر ہے۔ اے مسیحی بھائیو ایسا ہرگز نہ کرو کہ غیر مسیحی خداوند کے نام کی تکفیر کریں۔ اور آپ کو ہنسی میں اڑا دیں۔ بلکہ ایک دل ہو کر خداوند کی پیروی کرو جس نے ہمارے لئے آپ کو خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ سمجھا تو آپ بھی جھوٹی ذاتوں کے ساتھ ناحق کی جھوٹی اور لاحاصل شیخی سے اس بزرگی کو نذر و منسوخ کرو۔ جو بالکل بے حقیقت ہو بلکہ مسیحی بننے کی عظمت اور بزرگی کے مظہر بنجاؤ۔ جس سے خدا کا جلال اور مسیح کی بزرگی ہو۔ یہ غیر مسیحی اخبار لکھتا ہے کہ ایک جگہ کے مسیحیوں نے جو اعلیٰ ذات کے مسیحی تھے اور نیچ ذات کے لوگوں میں سے مسیحی بھائیوں کے ساتھ گرجہ میں بیٹھنا گوارا نہ کیا۔ سچ مچ یہ اعلیٰ ذات کے مسیحیوں کی غلطی ہے ان کو ہرگز ایسا کرنا مناسب نہیں تھا۔ یہ بالکل خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ کاشکہ مسیحی کسی کے ٹھوکر کھلانے کا باعث نہ ہوں۔

ہم کو بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے ملک کی مستورات بھی اب ان باتوں کی طرف رجوع ہونے لگی ہیں جن سے انکی بھی ترقی ہو سکتی ہے کہاں وہ حالت کہ اس ملک کی مستورات بالکل بے علم تھیں اور کہاں یہ مبارک دن کہ اب معزز مستورات جمع ہو کر ایک اچھے کام میں حصہ لیتی ہیں۔ ہمعصر پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۸ اگست میں اس کے ۱۹ صفحے کے اوّل اور دوئم کالم میں دو ہیڈنگ دیکھکر خوشی ہوئی۔ کالم اول میں انجمن بیگمات حامی اردو لاہور اور کالم دوئم میں انجمن خاتون اسلام لاہور۔ مقابلے عنوان کے متعلق لکھا ہوا تھا کہ ان مستورات نے جو اس انجمن میں شامل تھیں جنکو مسز اور مس صاحبان معہ نام کے لکھا ہے۔ اردو زبان کی حامیاں ہو کر یہ فیصلہ پایا کہ چندہ جمع کر کے اور انعام دیکر کوئی عمدہ مضمون لکھوایا اور چھپوایا جاوے جس سے قوم کی بہنوں کو فائدہ پہونچے اور زنانہ تحریروں میں خاطرخواہ اضافہ ہو اور اُس کے ساتھ ہی چاہا گیا ہے کہ دوسرے شہروں میں بھی وہاں کی مستورات بھی اس قسم کی انجمنیں قائم کریں۔ اور دوسرے عنوان کے متعلق ایک طول بحث تھی جو پردہ دار مسجد کے بنانے پر تھی اس کی نسبت آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ ایک ممتاز بیٹھنے ہال لاہور میں بنایا جاوے جس میں عورتیں جمع ہو کر نماز پڑھ سکیں اور ساتھ ہی ایک بلڈنگ دوم ہو جس میں کوئی ہوشیار عورت ملازم رکھی جاوے اس کے لئے چندہ کی بھی تحریک کی گئی ۔۔۔ ۱۵ ہزار روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور اتفاق رائے سے یہ بات منظور ہو چکی ہے۔ اور اب باقاعدہ چندہ کھولا جاویگا۔ ایسی باتیں دیکھکر دلیں خوشی پیدا ہوتی ہے کہ علم نے ہمارے ملک کی عورتوں کو بھی کیسی قدر جگا دیا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ مستورات کی حالت ادنیٰ درجے سے ترقی کر کے اپنے اصلی درجے تک عروج پکڑے تاکہ آدمی اور عورت میں وہ مساوات ہو جو صدیوں سے نیچے گرایا ہوا تھا۔ علمی روشنی ہی اندھیرے اور جہالت کو دور کرنے پر قادر ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ مستورات علم کی تحصیل میں اچھا قدم بڑھا رہی ہیں اگرچہ ابھی تک یہ حالت درجہ کمال تک نہیں پہونچی مگر امید ہے کہ رفتہ رفتہ اس میں ترقی ہوتی رہیگی اور ہمارے ملک کی مستورات علم سے فیض حاصل کرینگی جس کے ذریعہ سے انکو اصلی سرفرازی پورے طور پر حاصل ہو جاویگی



ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ عیسائی مشنریوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جبر کا استعمال قرآن شریف نے بتایا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ طریق جابرانہ اختیار کیا گیا اور آپکے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس حکم کی فرمانبرداری میں بڑے زور سے کوشاں رہے۔ اس سے بڑھکر اور کوئی بے انصافی کی بات نہیں ہو سکتی کہ قرآن شریف یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی تعلیم منسوب کی جاوے۔ یا یہ کہ آپ کے اصحاب نے لوگوں کو زور سے مسلمان کرنے کے لئے تلوار سے کام لیا تھا۔

اقول۔ سچ ہے عیسائی مشنری صاحبان بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم ہے کہ کافروں کو مارو اور جو اسلام قبول کرے اس کو نجات دو ورنہ قتل کرو۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کو خود محمد صاحب نے اور اُس کے بعد اُس کے خلفاء نے عملی طور سے اس کو کرکے دکھلا دیا تو پھر اس کا انکار کرنا معلوم نہیں کیا معنے رکھتا ہے۔ تواریخ اسبات کا پورا ثبوت دیتی ہے۔ ناحق ہٹ سے اس کا انکار کرنا عقل سے بعید ہے۔ اس میں مشکل یہ ہے کہ اب چونکہ ایسا کرنے کا موقعہ ہاتھ سے چلا گیا۔ اور قانون سلطنت انگلشیا اس کے سخت برخلاف ہے۔ تو پھر کس طرح سے اس حکم کی تعمیل کی جا سکتی ہے۔ ناچار اب یہی کہنے بنتا ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ نہیں تو اور کسی طرح سے اپنی برئیت محمدی علما کر سکتے۔ کیونکہ صریح آیاتیں جن کا شمار اچھا خاصا ہے۔ قرآن میں جگہ بجگہ موجود ہیں۔ جن کو ہم بخوبی دکھلا سکتے ہیں۔ تو ان کو تو کوئی قرآن سے نکال نہیں سکتا۔ ہاں تاویلیں کرکے ان کے مطلب کو دوسری طرف لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قولہ۔ مندرجہ ذیل صفحات میں میرا کام صرف یہی ہے کہ میں ثابت کروں اور یہ بتاؤں کہ یہ الزام محض افترا ہے۔ اور اس میں اصلیت رائی بھر بھی نہیں ہے۔ قرآن شریف اس بات سے بالکل پاک ہے۔ کہ وہ حکم دے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار سے کام لیا جاوے۔ بلکہ وہ ایسے گندے طریقے کو ایک جرم قرار دیتا ہے۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب کا قول قرآن کے برخلاف ہے کیونکہ قرآن میں دین کے لئے جبر کرنا اور تلوار چلانا ایک دو جگہ نہیں بلکہ بہت سی آیتوں میں صاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ دین کے لئے لڑنے کی ترغیب سیپارہ ۱۰ سورۃ انفال رکوع ۹ جس کا ترجمہ صرف لکھا جاتا ہے۔ اے نبی شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا الخ اور پھر سیپارہ ۱۰ سورۃ انفال رکوع ۱۰ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں الخ پھر سیپارہ ۱۰ رکوع ۲۔ لڑو اُن سے تا عذاب کرے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں اور رسوا کرے اور تم کو ان پر غالب کرے الخ سیپارہ ۱۰ رکوع ۳ جو یقین لاوے اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اُن کو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس الخ سیپارہ ۵ رکوع ۱۲ ترجمہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جیسے وے کافر ہوئے۔ پھر سب برابر ہو جاؤ۔ سو تم ان میں سے کسی کو دوست نہ پکڑو رفیق جب تک وطن چھوڑ آویں اللہ کی راہ میں پھر اگر قبول نہ رکھیں تو ان کو پکڑو اور مار ڈالو جہاں پاؤ۔ اور نہ ٹھہراؤ اُن میں سے کسی کو رفیق نہ مددگار سیپارہ ۹ رکوع ۵ سورۃ انفال اور لڑتے رہو اُن سے جب تک نہ رہے فساد الخ سیپارہ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۵ لڑو مشرکوں سے ہر حال الخ۔ بہت سی اور آیتوں کے حوالے دیئے جا سکتے ہیں پر نمونے کے لئے اتنے کافی ہونگے۔ ایڈیٹر صاحب وہ آیتیں قرآن میں دیکھ لیں۔ اور جواب دیں کہ ان کا کیا مطلب ہے؟ اور کس طرح قرآن شریف دین میں جبر کرنے کی تعلیم سے پاک ہے؟ اور فرمایئے کہ یہ لڑنے اور مارنے کا گندہ طریقہ بقول آپ کے کیوں پایا جاتا ہے؟ اب یہ الزام ہے کہ سچ مچ تعلیم قرآن ہے اور یہ بھی بتلایئے کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ اور یہ جرم ہے یا از روئے قرآن حکم الٰہی ہے؟ جو کچھ تحریر کیا جاوے سچائی کو مدنظر رکھکر کیا جاوے۔

قولہ۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل) یعنے تو اپنے رب کی راہ کی طرف بلا ساتھ حکمت اور اچھی نصیحت کے اور ان سے ایسی مدبر کیساتھ مباحثہ کر جو خوبی سے بھری ہوئی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن (عنکبوت) اور اہل کتاب یہود اور نصاریٰ سے مباحثہ مت کرو۔ مگر بڑی نرمی اور راحت سے۔ اور سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون یعنے کہ اے اہل کتاب آؤ طرف ایک بات کی جو برابر ہے تمہارے درمیان اور ہمارے درمیان یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور کوئی ہم میں سے ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب نہ بناوے۔ پس اگر یہ لوگ پھر جاویں۔ تو تم کہہ دو گواہ رہو بتحقیق ہم فرمانبردار ہیں۔ الخ

(باقی آئندہ)

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

لوقا بیان کرتا ہے کہ اُن دنوں میں "یعنے یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں" (لوقا ۱: ۵) جب یوحنا اور یسوع کی پیدائش کی خبریں فرشتے کی معرفت مل چکی تھیں۔ قیصر اگستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا وغیرہ۔ اور کورینی اس سوریا کا حاکم تھا۔ سو ہم نے دریافت کرنا ہے۔ کہ سنہ ۴ ق م سے پہلے کوئرینی اس سوریا کا حاکم تھا یا نہیں۔

اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے جس سے خبردار ہو جانا چاہئے اور وہ یہ ہے۔ کہ ولادت مسیح سے پہلے کوئرینی اس کی سوریائی حکومت کی بابت یوسیفس کی خاموشی لوقا کے بیان کے برخلاف دلیل نہیں ہو سکتی۔ اس طرح کا استدلال کرنا محض خام خیالی اور ضد کی بات ہے۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ یوسیفس دس برس کے عرصہ کی تواریخ بالکل چھوڑ گیا ہے یعنے سنہ ۱۳ ق م سے سنہ ۳ ق م تک۔ اور کچھ نہیں بتلایا ہے کہ اس عرصہ میں کون کون سوریا کا حاکم ہوا تھا۔ اور قونگ ٹلی اس وارس کے بعد جو سنہ ۴ ق م میں سوریا سے گیا سنہ ۶ء تک اور کسی حاکم کا ذکر نہیں کیا۔ اور ایک وہم پبلی شنش کوئرینی اس کو وارس کا جانشین لکھا ہے (انٹی کوئٹی کتاب ۱۷، باب ۱۳ فصل ۴ اور کتاب ۱۸ باب ۱ فصل ۱) اور مسیحی علما از قبیل پروفیسر زمپٹ نے رومن مورخوں ٹاسیٹس اور سیوٹونی اس اور ڈان کاسی اس وغیرہ سے ثابت کیا کہ اس عرصہ میں وارس کے بعد کوئرینی اس ایملائی اس اور سی سنشس سین سوری اس اور اپلی یو ونشس سیٹرنائنس سوریا کے حاکم ہو چکے تھے۔ اور ان کے بعد سنہ ۶ء میں کوئرینی اس دوسری مرتبہ سوریا کا حاکم مقرر ہوا۔ اور وہ اسم نویسی یعنے مالی اسم نویسی کی تھی۔ جس کا یوسیفس نے اور لوقا نے اعمال ۵: ۳۷ میں ذکر کیا ہے البتہ یوسیفس۔ کوئرینی اس کی بابت مقامات مذکورہ میں یہ لکھتا ہے۔ کہ "کوئرینی اس جو کانسل ہو چکا تھا۔ اور رومن سینیٹر تھا۔ اور اور حکومتیں کر چکا تھا۔ یہاں تک کہ کانسل ہو گیا تھا۔ اور بہت وقیعہ آدمی تھا۔" مگر کچھ احوال نہیں بتلاتا ہے کہ یہ سارے کام اُس نے کہاں کئے تھے۔ لہذا یوسیفس کی طرف سے لوقا کے بیان کے لئے بڑی گنجائش ہے۔

سیٹرنائنس سوریا کا حاکم تھا سنہ ۹-۶ ق م میں اور بقول یوسیفس اُس کا جانشین قونگ ٹلی اس وارس ہوا تھا۔ (انٹی کوئٹی کتاب ۱۷ باب ۵ فصل ۲) اور وارس تین برس تک یعنے سنہ ۴ ق م سوریا کا حاکم رہا اور یہ اس بات سے ثابت ہے کہ اس کے نام کے سریائی انطاکیہ کے سکے ان برسوں کی تاریخ رکھتے ہیں۔ اور ٹاسیٹس کا بیان ہے کہ ہیرود کی موت پر جو ہلچل مچی تھی۔ اس کے درمیان وارس موجود تھا اب تواریخی ذریعوں سے ثابت ہے جیسا ہم نے ماقبل پیرا میں بھی اشارہ کیا کہ وارس کے دنوں میں کوئرینی اس بھی سوریا کے کل فوجی انتظام پر مامور ہوا تھا یعنے اس صوبہ کا اندرونی انتظام وارس کے ذمے تھا۔ اور بیرونی تعلقات اور فوجوں پر حکمرانی کوئرینی اس کے اختیار میں کی گئی تھی۔ اور اس حکومت پر کوئرینی اس دو سال رہا تھا۔ اور ہیرود کی موت سے پہلے جو سنہ ۴ ق م میں ہوئی اس کی یہ حکومت ختم ہو گئی تھی۔ اس کے ثبوت میں پروفیسر ریمزے صاحب* لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۸۲۸ء میں ٹائبر ٹی وولی کے متصل سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا پایا گیا۔ جس پر کتبے کا کچھ حصہ موجود ہے۔ جواب لاٹیرن کے عجائب خانہ میں رکھا ہوا ہے۔ اور جو اُن مانومینٹس (یادگاری) کے ستونوں میں سے ہے جو دین عیسوی کی تواریخ پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ کتبہ ایک رومی افسر کے کاموں اور اعزاز کا بیان کرتا ہے۔ جو اگستس کے عہد میں ہوا۔ اور اس کی وفات کے بعد میں جیتا رہا۔ اس نے ایک قوم کو فتح کیا تھا اُس کے صلہ میں اُس کو دو شکر گذاریاں اور فاتح جنرل کا شاہانہ لباس اور ایک ہاتھی دانت کا عصا اور رتھ وغیرہ ملے تھے اور اس نے دو دفعہ اگستس کا نائب ہو کر ([illegible]) سوریا میں دو دفعہ حکومت کی تھی اگرچہ اس افسر کا نام اس پر سے ضائع ہو گیا ہے۔ تاہم سارے محقق متفق ہیں کہ وہ پبلی اس سلپی شنش کوئرینی اس ہی تھا لہذا اس سے ظاہر ہے کہ سنہ ۶ء کو کوئرینی اس کا حاکم سوریا ہونا دوسری مرتبہ تھا۔ جب کہ دوسری اسم نویسی ہوئی تھی اور کہ اس نے اس سے پہلے بھی سوریا میں حکومت کی تھی۔ اور لوقا بھی اس پہلی حکومت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ کوما شہر کے ایک کتبے سے معلوم ہوا ہے کہ ایشیائے کوچک میں کو وارس کے ان علاقوں میں جہاں مفسد اکثر بغاوت کیا کرتے تھے رومی گورنمنٹ نے سرکاری انتظام شروع کیا تھا۔ اور اس وقت گلتیہ کا حاکم کارنوٹس اکولا تھا۔ فوجی سڑک بنائی گئی تھی۔ اور جگہ بجگہ یہ سٹیشن بنائے گئے تھے۔ جہاں کچھ فوج رکھی جا سکے یہ سارے شہر پسیدیہ کے انطاکیہ کے ساتھ شاہی سڑکوں کے ذریعہ ملائے گئے تھے۔ یہ کارروائی سنہ ۶ ق م

* Was Christ born at Bethlehem: Chap XI. pp. 227. 1898



میں ہوئی تھی۔ اسی اثنا میں۔ بلکہ کچھ پہلے سرما کی طرف سے فوجی کارروائیاں جاری کی گئی تھیں۔ سیٹرنائینس کی بابت یوسیفس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن دور کی روائیوں میں اُلجھا نہیں تھا۔ یا تو وہ لڑائیاں اس کے عہد کے بعد شروع ہوئی تھیں اور یا افسر جنگ کوئی اور تھا مگر سیوبیہ صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ افسر قوبرینی اس تھا جس نے ہوموناڈین سیز قوم کو فتح کیا اور گلتیہ کے بادشاہ امین ٹس کے خون کا بدلہ لیا تھا۔ پس اغلب ہے کہ جب سنہ ق م میں وارس (سیٹرنائینس کے بعد) سرما کا حاکم ہو کے آیا تو اگسٹس بادشاہ نے ایک خاص فوجی افسر۔ اگسٹس کا نائب۔ خطاب دیکر سرما میں بھیجا تھا تاکہ فوجی انتظام کرے۔ اور ہوموناڈین سیز سے جنگ کرے (ایضاً ۲۴ء) اور اس حال میں یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ قوبرینی اس نے وہ جنگ سنہ ق م میں کی تھی۔

اس پر سوال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ایک صوبہ پر دو حاکم ایک ہی وقت مقرر کئے جانے کی کوئی اور مثال بھی ہے یا یہی ایک اکیلا واقعہ ہے۔ اس کی دو مثالیں ہم پہلے یوسیفس سے دے چکے ہیں جن میں سے ایک قبل مسیح اور دوسری بعد ولادت مسیح کے ظہور میں آئی تھی۔ اور سوخر میں اسی قوبرینی اس کا ساتھی ایک اور حاکم بھی ہو گیا تھا۔ پروفیسر ریمزے صاحب لکھتے ہیں کہ سرما میں ایک آن میں دو حاکم مقرر کئے جانے کا خیال مجھے پہلے افریقہ میں ایسا ہی انتظام معلوم کرنے پر آیا تھا۔ جو۔ کالیگولا کے وقت سے اور بعدہٗ اس طور سے تقسیم کیا گیا تھا کہ فوجی اختیار اور اس کے ساتھ اس صوبہ کی فوج بھی اگسٹس کے نائب کے ماتحت کی جاتی تھی۔ اور صوبہ کے اندرونی حالات معمولی حاکم سپرد ہوتے تھے۔ یعنے پروکانسل کے۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

اس رچا میں گو ہتیا کی مقرری جگہ کا ذکر ہے جس پر پاؤ ریش چندر دت فرماتے ہیں کہ گائے کشی اچھی طرح سے مروج تھی۔ ورنہ گائے کشی کے لئے الگ جگہ کا مقرر رہنا ممکن نہ ہوتا۔" (دیکھو اس رچا کا نوٹ بنگالی رگ وید)

۱۰۔ رگوید ۱۰:۹۱:۱۴۔

Yaominnashwásarishabhása ukshanvashá meshá avasrishtasá áhutah.
Kilálape somaprishthaya vidhase hridá matim janaye cha-rumagnaye.

معنے مطابق آر۔ سی دت "جس اگنی پر بہت سے گھوڑے زور آور بیل خصی مینڈھے بطور سوختنی قربانی چڑھائے گئے۔ جو پانی کا پالنیوالا اور جس کے پیٹھ پر سوم رس ہے۔ جو یگ کا بانی ہے اسی اگنی کے واسطے دل میں سوچکر اس عمدہ شلوک کو بناتا ہوں۔"

سپرا ۱۰: ۱۶۹: ۳ میں گائیں اپنے جسم کو دیوتاؤں کے یگ کے لئے دے دیتی ہیں۔۔۔۔"

ان اقتباسوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے آریہ اجداد ویدک زمانے میں حیوان کی قربانی کرتے تھے اور حیوان کا گوشت کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ گائے کے گوشت سے بھی پرہیز نہیں کرتے تھے۔ ایسی باتوں کو دیکھ کر کچھ تعجب کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آریہ قوم کی اور شاخوں میں اور دنیا کی اور قوموں میں بھی گوشت کھانا مروج تھا اور اب بھی مروج ہے۔ ویدک زمانے کے بعد بھی ہمارے باپ دادے گوشت کھاتے رہے۔ اس کے چند ثبوت ہم مختصراً ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس امر میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

۱۔ شتپتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیائے ۷۔ براہمن اکشٹکا ۲ میں یوں لکھا ہے۔

Etadu ha vai paramamannadyam yanmamsam.

معنے "سچ مچ سب سے عمدہ غذا گوشت ہے۔"

۲۔ شتپتھ براہمن کے تیسرے کانڈ کے پہلے ادھیائے میں گائے اور بیل کے گوشت کے کھانے کی بابت ایک بحث ہے۔ اس میں پروہت کی بابت کہا گیا کہ وہ گائے اور بیل کا گوشت نہ کھائے۔

Tadu hovacha yajnavalkya' shnámyevá hamamsalam chedbhavatiti.

معنے "اس پر یاگیا بلکیا نے کہا کہ میں تو اُسے کھاتا ہوں اگر طاقت ور ہو۔"

یہاں پر لفظ (amsalam) کا ترجمہ انگریزی میں Tender یعنے ملائم کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ یاگیا بلکیا رشی نے کہا کہ اگر گائے اور بیل کا گوشت ملائم ہو تو میں اُسے کھاتا ہوں

See R. C. Dutt's Ancient India Vol I P. 166 & Ref: Macdonald's Brahmanas of the Vedas P. 63.

لیکن راجہ رادھا کانت دیو کے شبد کلپ درم نام مشہور سنسکرت لغت اور پنڈت رام کمل ودیالنکار کے پرکرتی واد نام بنگالی لغت کے مطابق مذکورہ لفظ کا ترجمہ طاقتور کیا یعنے یاگیا بلکیا رشی نے کہا کہ گائے اور بیل کا گوشت اگر

لوط کا انتخاب

۴۔ مال و متاع کا بھسم ہونا۔ مشرق کا سیاح موافق معمول آج پھر گرم سیر ہوا۔ وامن کوہ سے ہر میدان۔ وادی۔ پہاڑ۔ دریا۔ ندی۔ نالہ۔ دیار۔ امصار۔ قصبہ۔ قریہ کو منور کرتا کنعان سے دور جانب مشرق دجلہ اور فرات کے مابین مسوپوتامیہ کسدیوں کے اُور پر اپنی طلائی کرنیں نچھاور کرنے لگا۔ افسوس یہ بہار سے عزیز ابراہام اور لوط کا وطن ہے جو اب یہاں سے دور مغرب میں کنعان کے بیچ ایک دوسرے سے جدا ہیں کیونکہ خدا نے اُن کو وہاں بُلا لیا ہے۔ اس شہسوار مشرق کے لئے نہ راہ اور نہ کوئی تختے اجنبی تھی وہ ہر روز انہیں اپنی چمکیلی آنکھوں سے دیکھتا تھا آج کی خاطر اور تیز نگاہیں لیکن کسی قدر نئے پن کے ساتھ تھیں۔ ابراہام کے نوبوم کو پیچھے چھوڑ کر آگے چلا۔ سامنے نمیدائے خشک بسنسان ریگستان۔ نہ گھاس کا تنکا نہ پتے کا نشان پڑا۔ باد سموم سے خاک کے بگولے اور غبار کے گرد باد آسمان کو اٹھتے دکھائی دیئے جس سے آفتاب کی تیز آنکھ بھی دھندلا گئی۔ گرد سے بچتا۔ آنکھ کو ملتا۔ و رفتار رہنا غذاب النار کا ورد کرتا آگے بڑھا۔ سامنے سے یردن کی پُر بہار اور رشک گلزار ترائی نے خیر مقدم کو آئی۔ ذرا توقف کر کے غبار سے آنکھ صاف کی اور تب وادی کو نظر تعمق سے دیکھنے لگا ترائی کی نرمی و تازگی اُس کا حسن و جمال آج عروس نوبہار کے جوبن کا اُبھار دکھا رہا تھا۔ اُف! غضب کی شادابی۔ آفت کی پُر آبی جو میں نے بھی سب ملکوں میں پھرا۔ ہر میدان اور وادی کو دیکھا۔ ہر چشمہ اور نالے کی سیر کی لیکن اس کا نظیر عالم میں نہ پایا۔ لوط! جوان لوط! مرحبا تیری عقابی نگاہ پر فوراً تاڑ گیا۔ کہ یہ وادی واقعی سیر کے لائق ہے۔ آفرین تیرے انتخاب پر بے شک دریں تو نے غلطی نہیں کھائی۔ لیکن۔ کل ہائے خوفناک کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ وادی جو آج رعنائی اور خوشنمائی میں روضہ جنان سے آنکھ ملاتی اور بے حساب چرند و پرند سے مالا مال دکھائی دیتی ہے۔ یہ قصبات یہ قریات جو آج زندگی اور کاروبار سے بھرے ہیں کل نہ کوئی مکان ہونگے۔ نہ کوئی صدا ہوگی نہ آواز۔ صرف خاکستر کے ڈھیر اور راکھ کے تودے جابجا لگے ہونگے۔ تیری اس بیشمار آبادی سے اگر کوئی مقام آگ اور گندھک کی بارش کی غارت سے بچے گا تو فقط ضغر اور وہ بھی لوط کے باعث اس دردناک خیال کو چھوڑ وادی کی چلتی پھرتی مورتوں کی طرف متوجہ ہوا۔ دیکھتا کیا ہے کہ اُس میں اَن گنت بھیڑ بکریاں اور گلے غول کے غول اِدھر اُدھر چرتے اور اس لہلہاتے میدان میں کلیلیں کر رہے ہیں۔ چرواہے اپنے جھنڈوں کی رکھوالی میں ایک طرف کو چھڑی اور دوسری طرف کو لاٹھی رکھے بیٹھے اور بڑی سریلی اور رسیلی مگر دل اس آواز اور خوش الحان راگوں کے کسی ظالم بے درد اور بے وفا معشوق کے قلق و فراق میں گا رہے ہیں ؎

یا تو یا اس دوستی تجھکو جب بے باک ہو
یا مجھی کو موت آجائے کہ قصہ پاک ہو

ہزاروں داستان بھی اپنی خبریں داستان کی نوا سنجی بھول کر خدا کے نالے بہار ہی تھی۔ اور حسرت آلکھ بنا کر لوگوں کی اخلاقی حالت کا معائنہ اور جائزہ جو شروع کیا تو کیا دیکھا کہ ہر کھوہ ہر غار۔ ہر باغ ہر گلزار۔ ہر چشمہ ہر نالے۔ ہر میدان ہر ٹیلے ہر گلی ہر کوچے۔ ہر مکان ہر چبارے پر ایسی قبیح اور مذموم بدکاری ہو رہی ہے جس کی نگاہ سے نظر کو عار اور بیان سے زبان کو آزار ہے۔ آفتاب عالمتاب بڑے مارے شرم کے حجاب سحاب میں اپنا چہرہ چھپا اور سدوم اور عمورہ کی بد ذاتی اور بدبختی پر ابر مطیر کی طرح زار و قطار روتا آگے چلا۔ مرے کے بلوطوں پر ابراہام کو سلام و پیار کرتا۔ وادیٔ سفیلہ سے ہوتا اور فلسطیہ میں سے گزرتا بحر اعظم کے متلاطم اور متموج پانی میں غوطہ مار گیا لیکن جاتے ہوئے شفق سے رنگ اور آخری بار خون جگر چھڑک اور سدوم اور عمورہ کے باشندوں کو رات کا سیاہ ماتمی لباس پہنا گم ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

سیالکوٹ کنونشن کے شرکاء کے لئے دعائی گھڑی

زبور ۳۴ : ۱۰۔ شیرنی کے بچے حاجتمند ہوتے ہیں اور بھوکے سہتے ہیں پر جو خداوند کے طالب ہیں انہیں کسی نعمت کی کمی نہیں +

یسعیاہ ۶۵ : ۲۴۔ پیشتر اس سے کہ وہ پکاریں میں جواب دونگا۔ اور وہ ہنوز کہہ نہ چکیں گے کہ میں سن لونگا +

لوقا ۱۲ : ۳۶

ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو

اِسلو ۵ : ۲۵۔ اے بھائیو ہمارے لئے دعا مانگو +

آپ کی دعاؤں کا دل سے خواستگار

عزیز اللہ قاضی (خلف پادری خیر اللہ صاحب قاضی) متعلم مِرِنگ ہائی سکول بٹالہ پنجاب +



لائق توجہ گورنمنٹ آف انڈیا

پنجاب کے بنجر قدیم علاقہ جات موجودہ عملداری میں قریب قریب تمام آباد ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ علاقہ جات جس میں انسان کا گذر مشکل تھا۔ اور انسان تو درکنار حیوان مثل گیدڑ لومڑی وغیرہ بغیر آب و دانہ لق دق میں کر مر جاتے تھے۔ آج کل وہ پیرس اور لنڈن کے گلستانوں کو یاد دلا رہے ہیں۔ اور دریاؤں کا پانی مداری کی کھیل کا مصداق بن کر جنگلوں میں نکلے اور سوکے اور اچھا ہو نہیں پڑ کر انگلستان کی نالیوں میں چل پڑا ہے۔ آجکل ایک اور نیز پنجاب کے دوآبہ رچنا ضلع سیالکوٹ کی شمالمغربی حدود دریائے چناب سے نکل کر ضلع گوجرانوالہ کی جنوب مشرقی حدود کو کتر کر ضلع لاہور کی مغربی زمین کے رستے نہایت پرانی اراضیات کو آباد کریگی۔ پرانی آبادیوں میں پنجاب کے بہت سے زمیندار نہروں پر آباد کئے گئے ہیں۔ اس نہر کے لئے بھی لوگ درخواستیں دے رہے ہیں۔ اور ساتھ اس کے مسیحیوں کی اُمید بھی تازہ ہوتی جاتی ہے۔ عرصے سے مسیحیوں کی اُمید یہ ہے کہ ہم کو بھی نہروں کی آبادیوں میں زمین ملیگی۔ اور ہم گورنمنٹ کے گھر سے یہ تحفہ پائیں گے۔ گورنمنٹ کی اصل منشا سے ابتک کسی کو بھی خبر نہیں ہے کہ اس نہر پر زمین کس کو ملیگی اور نہ ہی کوئی بات سرکار نے اب تک مشتہر کی ہے کہ اس نہر پر کس کس اشخاص اور کن کن شرائط پر اراضیات تقسیم ہونگی اور کس قسمت والے کا نصیبا کھلیگا۔ مگر ہم بھی مسیحی اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ اس نہر پر تو ضرور ہی سرکار ہم کو یاد کرے گی۔ گو یہ نہر مسیحیوں کے لئے عید کا چاند ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ اُمید مسیحیوں کی حق پر بھی ہے۔ کیونکہ مسیحی اب تک اس حق سے محروم ہیں۔ اپنی غریبانہ حالت اور ناداری میں آہیں بھرتے اور لمبے سانس لیتے ہیں۔

کیونکہ سوائے کاشتکاری کے کوئی اور پیشہ مسیحی کر بھی نہیں سکتے۔ ان کے باپ دادے ابتدا ہی سے اس پیشے کے عادی ہیں اور غلبہ لالی میں اُستاد مانے گئے ہیں۔ صرف اتنی بھی کہ اوروں کی زمینوں میں کام کرتے رہے اس ملک پنجاب میں جو لوگ عیسائی ہوتے ہیں۔ عموماً زراعت پر ہی گذارہ کرتے ہیں۔ ان کی اپنی زمینیں نہیں ہیں بعض ان میں سے اراضی لگان پر کاشت کے لے لیتے ہیں بعض اُن کے ساتھ ملا شرکہ کاشت کرتے ہیں۔ اور بعض بطور نوکر کے کام کرتے ہیں۔ اور ایک حصہ پیداوار پر کفایت کرتے ہیں گذشتہ آبادیوں میں مشنریوں کی کوشش اور سرکار کی نظر عنایت سے چار پانچ گاؤں مسیحیوں کے بھی آباد ہو گئے ہیں اب مسیحی آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کی اکثر اقوام سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ اس نہر پر بہت سی زمین مسیحیوں کے لئے درکار ہے۔ پنجاب کے مسیحی تجارت۔ صنعت و حرفت میں بھی اب تک پیچھے ہیں۔ ان کا علم اور تعلیم صرف مشنریوں کی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے۔ اب تک جتنے مسیحیوں کو زمین مل گئی ہے انہوں نے آبادی کرنے درخت لگانے معاملہ ادا کرنے میں ذرا کوتاہی نہیں کی۔ جس سے یہ پتہ ملتا ہے کہ زمینداری پیشہ ان کو سجتا ہے۔

بعض ہمارے مخالف یہ کہتے ہیں۔ کہ اس ملک کے عیسائی نیچ ذات کے لوگ ہیں۔ اور کاشتکاری ان کے آبا و اجداد کا پیشہ نہیں۔ اور کاشتکاری زمرہ میں صرف وہی لوگ شمار کئے جاتے ہیں کہ جن کے آبا و اجداد قدامت سے عادی تھے اور مدت سے وہ کاشتکار چلے آتے ہیں۔ مگر یہ سچ نہیں ہے۔ یہ صرف دشمنی کی باتیں اور عناد ہے۔ تمام مسیحی رذیل خاندانوں سے نہیں ہیں۔ بلکہ اعلیٰ اقوام کے لوگ بھی مسیحی زمرہ میں شامل ہیں۔ پھر تقسیم اراضیات میں قومی خیالات زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ زمین کو کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ نہ اعلےٰ خاندانوں کی۔ زمین صرف کاشتکار اور جفاکش اور محنتی لوگوں کے لئے ہے۔ اس ملک کے مسیحی بڑے محنتی اور جفاکش ہل چلانے میں ہوشیار اور دلیر ہیں۔ اور وہ جو علم اور روشنی کے دائرے میں آگئے ہیں وہ آجکل آریوں اور محمدیوں کے اُستاد مانے گئے ہیں۔ مسیحیوں کا یہ خیال بھی درست ہو کہ ہم ہندوستانی ہیں۔ اور اس ملک کے ساتھ ہمارا پورا حصہ بجزو ہے۔ گورنمنٹ کو خدا نے بانٹنے والا مقرر کیا ہوا ہے۔ مناسب ہو کہ ہر ایک کو واجبی حصہ دیا جاوے۔ صرف انہی کا حق نہیں ہے جنہوں نے پہلے تو باپ دادوں کی زمینیں شراب حرام خوری بدچلنی میں فروخت کردیں اور پھر ادھر ادھر آوارہ گردی اختیار کی اور جہالت آوارگی خانہ بدوشی کا مزا اُڑایا۔ اور پھر سے پیسے جوڑ جوڑ کے بار اور سفر سے بن کر پیسہ بھی مانگتے پھرتے ایسے لوگوں کو زمین دینا ملک کو آباد کرنا بلکہ برباد کرنا ہے ہم سوال پیش کرتے ہیں کہ کس کو معلوم ہے کہ یہ بنجر قدیم علاقہ جات پہلے کن لوگوں کی برباد شدہ زمین ہے۔ اور کہ ان کا اصلی مالک کون ہے۔ اور کب یہ زمین غیر آباد ہوئی۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے خیال میں یہ اراضیات تمام پنجاب کی مخالات ہے۔ اور سب لوگ جو کھیتی کرنا جانتے ہیں۔ ان جنگلوں میں حق دار ہیں۔

ہم بڑی اُمید سے آواز بلند کرتے ہیں اور اپنی عزیز گورنمنٹ کی خدمت میں اپنی حاجتوں کو پیش کرتے ہیں کہ مالی حالت میں اب تک مسیحی لوگ بہت پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اپنے دینی کاروبار بھی چلانے میں قاصر اور کمزور ہیں گرجے مدرسے۔ شفاخانے بنانے تو درکنار اب تک دینی معلموں کو روٹی کھلانی بار عظیم سمجھتے ہیں۔ جب سیلف سپورٹ کا ذکر کیا جاتا ہے تو رنگ بھی اُڑتے ہیں۔ آج ایک جماعت کسی کو پاسبانی کی بلاہٹ دیتی ہے اگلے سال تمام ممبر کبوتروں کی طرح چوگا چھوڑنے ادھر ادھر بھاگ جاتے ہیں اور کلیسیا پراگندہ ہو جاتی ہے۔

آجکل نہروں کی آبادیوں میں مسیحیوں کا یہی حال

ہو رہا ہے۔ جس جگہ اچھی روٹی ملتی ہے وہاں بال بچے بھاگتے ہیں مسیحی مزارعان اس سال ایک مربعہ لگان پر لیتے ہیں۔ بیل خریدتے ہیں ہل جوا۔ کبھی کوہاڑی تیار کرتے ہیں اگلے سال مالک مربعہ چھین لیتا ہے وہ بیچارا پھر کسی اور کے پاس ہاتھ جوڑتا پھرتا ہے۔ جب کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ بھائیو فلاں جگہ چندہ بھیجنے کی ضرورت ہے۔ گرجا یا یتیم خانہ۔ یا مسافر خانہ بنیگا۔ تو وہ بیچارے پہلے ہی سے یورپ اور امریکہ کی طرف منہہ کرکے دہائی دیتے ہیں کہ ہائے کھانے کو تو ملتا نہیں۔ پھر تعمیر عمارت کے لئے کیا دیں۔ ایک سال پاسٹر کلیسیا کے سر پر کھائی دیتے ہیں۔ اگلے سال پھر مشن کے محکمہ میں بھرتی ہونے کی درخواستیں بھرنے لگتے ہیں مسیحیوں کی سیلف سپورٹ بغیر جائیداد و کسی گزارے کے ادھورے پن میں پڑی ہے۔ ہمیں کامل اُمید ہے کہ جب مسیحیوں کو زمینوں میں حصہ اور نوکریوں کے لئے جگہ اور نیز ہر جگہ روٹی کمانے کا سامان اور ذریعہ دستیاب ہو جائیگا تو موجودہ مفلسی دور ہو جائے گی۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ کاش کہ سرکار اپنی تھوڑی سی توجہ ان باتوں کی طرف بھی کرے مسیحی لوگ سلطنت انگلشیہ کے ہمیشہ سے خیرخواہ اور وفادار ہیں۔ اور مسیحیت کے نیک اثر نے انہیں ملک اور حکومت کا خیر خواہ بنا دیا ہے۔ کاشکہ مسیحی بھی اپنی مراد کو پہنچیں۔ آمین۔

راقم پادری بوٹا مل یو۔ پی امریکن مشن مقام
رسول پور چک نمبر ۸۲

دہلی میں ایک مسلمان کو ۷ سال سخت قید کی سزا ملی ہے جس نے ایک چھوٹے بچے کو زیور کے لالچ میں جو بدقسمتی سے اس بچے کے زیب تن تھے مار ڈالا تھا۔ افسوس کہ آئے دن ایسے واقعات جانکاہ گذرتے رہتے ہیں۔ پر لوگ اپنے بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

صلیب

اے ناظرین۔ آپ جانتے ہیں کہ لفظ صلیب سے کیا مراد ہے جس مسیحی کے آگے جو دکھ آتے ہیں۔ وہ اُس کی صلیب ہے۔ اور مسیحی عقاید سے مانا گیا ہے کہ خداوند یسوع نے تمام بنی آدم کی نجات کے واسطے صلیبی موت کو اختیار کیا۔ اور بہت دکھ اُٹھایا بشرطیکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے۔ ابدی ہلاکت سے بچیگا۔ اور اس لئے خداوند یسوع۔ انجیل مقدس متی ۱۶ باب ۲۴ آیت سے (تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھاوے اور میری پیروی کرے) ہدایت اور تعلیم دیتا ہے۔ کہ ضرور ہے کہ تم سب بھی دکھ اُٹھاؤ۔ تب میرے شاگرد ہو سکتے ہو۔ غرضکہ شاگردان مسیح کے لئے دکھ اُٹھانا لازمی ہے جیسے کہ خداوند یسوع کا قول ہے (میں نہ خدمت لینے کو آیا ہوں۔ مگر خدمت کرنے کو اور مرنے کو آیا ہوں) اسی طرح تم کو بھی کرنا ہوگا۔ اور اپنی صلیب اُٹھانا ہوگا۔

دیکھئے جس وقت ہمارا خداوند یروشلم کو جاتا تھا۔ اس وقت بموجب یسعیاہ نبی ۵۳ باب اور توریت کی سب قربانیوں کا مطلب وہ لوگ اس وقت تک نہ سمجھے تھے۔ اسواسطے آج کو نظر کے سامنے رکھ کے صلیب کو بھول گئے تھے۔ لیکن خداوند یسوع اُس وقت اُن کی نظر کے سامنے اپنا انکار کر کے اور اپنی صلیب کو اُٹھا کر یروشلم کو جاتا ہے اور گویا اُشارہ میں اپنے سپاہیوں کو کہتا ہے کہ میری پیروی کرو جیسے میں اپنی صلیب اُٹھاتا ہوں۔ تم بھی اپنی اپنی صلیب اُٹھاؤ۔

غرضکہ تم میں سے ہر ایک اس پیروی کو اختیار کرے غور فرمائے۔ کیا اس وقت ہم لوگ صلیب اُٹھاتے ہیں یا صلیب اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ دیکھئے پطرس نے اُس وقت کہا کہ۔ تجھے۔ موت نہ ہووے۔ چنانچہ خداوند یسوع جواب دیتا ہے کہ نہ صرف مجھے مگر تجھ کو بھی موت ہووے۔ اپس یاد رکھئے عیسائی ہونا دنیا میں سلامتی تلاش کرنا نہیں ہے۔ مگر دکھوں کا بوجھ سر پر اُٹھانا ہے۔ جو چاہتا ہے وہ اُٹھاوے۔ دیکھئے انجیل متی ۱۶ باب ۲۶ آیت (کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ اگر ساری دنیا کماوے اور اپنی جان کو کھووے یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا) دیکھئے یہ نہیں لکھا ہے کہ صلیب بنانا ضرور ہے۔ یعنے دکھ کی صورت نکالنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ افراط اور تفریط سے بچکر صراط مستقیم پر چلنا چاہئے۔ اگر راہ میں صلیب آ جاوے تو اُٹھانا ضرور ہے نہ لاچاری سے یا قسمت کا لکھا سمجھکر مگر اپنی ابدی زندگی کے لئے برداشت کرنا مناسب ہے۔

ناظرین۔ بھائیو۔ سب سے بھاری سرا صلیب کا جس پر لعنت الٰہی کا بوجھ تھا۔ اُس کو صرف بنی آدم کی محبت کے لئے مسیح نے اُٹھایا۔ اب اس کے دوسری طرف ہمارے لئے ہلکی ہوگئی ہے۔ تسپر بھی وہ شفیق خداوند مسیح یوں فرماتا ہے کہ (اگر کوئی آنا چاہے یعنے اپنی مرضی اور خوشی سے) وہ کسی کو زبردستی سے نہیں بلاتا نہ مار مار کے عیسائی کرنے کو کہتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میری پیروی سے کیا فائدہ ہے اور میری پیروی کس طرح کیجاتی ہے اور عدم پیروی سے کیا نقصان ہے۔ اس کے سوا وہ کچھ نہیں کہتا پس عیسائیوں کا یہ کام ہے۔ کہ اپنا دین آدمیوں کے سامنے رکھنا۔ آئندہ اُن کی مرضی ہے جو چاہیں سو کریں مگر اور مذہب والے لوگ سوائے جبر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ دل اگرچہ درست ہو یا نہ ہو۔ صرف منہہ سے اقرار کرو۔ کہ ہم فلاں مذہب کے ہیں۔ تاکہ دنیاوی قوموں سے میل بنا رہے۔

مگر خداوند یسوع کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔ ناظرین بھائیو یہ بھی ملحوظ خاطر ہے کہ صلیب اُٹھانا نہ صرف ایک بار ہے۔ مگر روز روز صلیب اُٹھانا ہوگا۔ دیکھئے انجیل لوقا ۹ باب ۲۳ آیت (اور اُس نے سب سے کہا اگر کوئی چاہے کہ میرے پیچھے آئے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب ہر روز اٹھا کے میری پیروی کرے)

یعنے ہمیشہ جب تک دنیا میں ہے دکھ اٹھانا ہوگا۔ پطرس نے مسیح کو دکھ اٹھانے سے منع کیا۔ مگر جب مسیح جی اٹھا۔ تو مسیح نے اُس کے حق میں پیشینگوئی کی کہ تو بھی صلیب اٹھانے تک میری پیروی کریگا۔ دیکھئے انجیل یوحنا ۲۱ باب ۱۸ آیت (میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کہ تو جوان تھا تو اپنی کمر باندھتا تھا اور جہاں کہیں چاہتا تھا جاتا تھا۔ پر جب تو بڑھا ہوگا تو اپنے ہاتھوں کو پھیلائیگا اور دوسرا تیری کمر باندھیگا اور وہاں جہاں تو نہ چاہیگا تجھے لے جائیگا) آخر کو ایسا ہی ہوا کہ یہی پطرس مسیح کے لئے شہر روم میں سر نیچے اور پیر اوپر ہو کر مصلوب ہوا اور کہتے ہیں کہ اُس نے صلیب کے وقت خود درخواست کی کہ مجھے اُلٹا صلیب پر کھینچو۔ دیکھئے مسیح کی محبت میں پطرس کی نظروں میں صلیب ایسی پیاری ہوگئی کہ بڑے دکھ سے اُس نے جان دی خدا ہم سب کی ایسی مدد کرے کہ ہم سب مسیح کی محبت میں روز روز اپنی اپنی صلیب اٹھا کر اس کی پیروی کریں اور ابدی زندگی کو حاصل کریں فقط۔ راقم قاضی عزیز مسیح۔

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

تو کتنا زیادہ اے بابل اے بابل تجھ سے جس نے یسوع راستباز کے کفارہ کو حقیر جانا اور محبت الٰہی کو باور نہ کیا بلکہ اُس روشنی کی جو تجھ تک پہونچائی گئی قدر نہ جانی اور غضب الٰہی سے بھاگ نکلنے کے لئے اپنے کو دھوکا دیکر اپنے دل سے راہیں ایجاد کیں۔ نہ کیا جائیگا۔ جاگ اُٹھ۔ پشیمان ہو اور توبہ کر۔ خاک پر بیٹھ۔ اے تو جو لاپرواہ ہے۔ پیشتر اس سے کہ سورج بالوں کے کمل کی مانند کالا اور چاند لہو سا ہو جاوے اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑیں جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ پیشتر اس سے کہ آسمان طومار کی طرح جب آپ سے لپیٹا جائے دو حصہ ہو جاوے اور پہاڑ اور ٹاپو اپنی اپنی جگہ سے ٹل جاویں پیشتر اس سے کہ دنیا کے بادشاہ اور امیر اور مالدار اور سپہ سالار اور زور والے اور غلام اور آزاد اپنے تئیں غاروں اور پہاڑوں کی چٹانوں کے درمیان چھپائیں۔ اور پہاڑوں اور چٹانوں سے یہ کہیں کہ ہم پر گر پڑو اور ہم کو اُس کے چہرے سے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کے غضب سے چھپاؤ کیونکہ اُس کے قہر کا روز عظیم آپہونچا ہے۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے۔

اے ہندوستان! اے ہندوستان کاش
کہ تو اپنی بھلائی کی باتیں جانتا۔ کیا وہ ہمیشہ
تک تیری آنکھوں سے چھپی ہی رہیں گی؟

راقم گ۔ س۔ ج

مسیح کا شاہی عہدہ

سلسلہ کے لئے دیکھو ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء

کلام خدا تمام مخلوق پر مطلق العنان پیدائش بادشاہت کا دعویدار ہے۔ یہ حکومت از حد بیش قیمت اور لاتبدیل ہے آج اور کل یکساں رہتی ہے تمام اوقات جو اُس نے دنیا پر بسر کئے۔ اس زمانے سے لیکر جب کہ وہ ایک شیر خوار کی حالت میں چرنی میں پڑا تھا۔ اُس وقت تک جب کہ وہ صلیب پر بہاوے اور آپ کے گناہوں کے واسطے مصلوب ہوا وہ لازوال ابن آدم تمام روئے زمین و اشرف المخلوقات پر بادشاہی حکومت کرتا ہے

لیکن بطور ایک شافی اور بہ وجود خدا میں وہ تمام خدمت کی حکومت رکھتا تھا۔ اس کی حکومت شفاعت ایک لازوال اور پائیدار تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں باپ نے اُسکو اُسکی فرمانبرداری اور تکالیف کے عوض میں عطا کیں۔ اس نے اپنے کو خالی کر دیا اور اُس نے انسانی پیکر میں ہو کر غلام کی صورت اختیار کی۔ اور اس حالت میں وہ فرمانبردار رہا۔ یہاں تک کہ اُس نے صلیبی موت سے بھی منہ نہ موڑا۔ اور اس واسطے خالق ہر دو سما نے اس کو افضل و برتر کیا۔ اور سب ناموں سے زیادہ وہ بیب نام عطا کیا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا خواہ زمین اشرف کا ہو یا آسمانی ملک کا جھکے۔ اور کہ ہر زبان یہ گن گائے کہ مسیح ہی خدا ہے۔ یہ اختیار جو اس کو از طرف پدر عنایت ہوا۔ خاص ہے۔ اس میں ہر ایک اشرف کی نجات کا بیان بھی مندرج ہے۔ اور فضل کے تمام وسیلے جنکا وہ ہی کل بانی مبانی ہے شامل ہیں۔ یہ اس کی خدائیت سے بالکل تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن بطور وجود خدا کے اس پر دلالت کرتی ہو ایک انسان ہے جو کہ دنیا کے تخت شفاعت پر جلوس فرما ہوا ہے۔ وہ جو کہ پلاطوس کے فتوے پر بے عزت حقیر اور سزا کا مستحق قرار پایا تھا۔ اب خدا کے دہنے ہاتھ پر جلوہ گر کئے ہوئے ہے۔ وہ تمام ملک پر حاکم ہے اور اپنے اس جلال تخت پر بیٹھکر وہ تمام بندگان خدا کا انصاف کریگا ہمارا برادر جو کہ طبعی طور پر ہمارے مشابہ ہے۔ زمین و آسمان کی ہستی اور نیستی کا کل اختیار رکھتا ہے۔ تاکہ وہ ہر ایک چیز کو ایسا بنا دے کہ وہ نیکی کی طرف راجع ہو کر خدا کا جلال ظاہر کرنے کا وسیلہ بنے۔ ہر دو خدائیت اور انسانی خلق کی صفات اُس کی بادشاہت ابدی میں مشتمل ہیں۔ اس کے تمام شاہی کاروبار دانائی۔ راستبازی اور بے امتیاز طاقت سے ملبوس ہیں۔ لیکن وے ایک ہی وقت انسانی کاروبار پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ ان میں حقیقتاً ایک انسانی خاصیت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی تمام عملداری میں وہ ہماری کمزوریوں اور ہماری بہبودی کو مدنظر رکھتا ہے۔

انتخاب الاخبارات

بارشوں کی کثرت

اس موسم برسات میں ہندوستان میں اکثر جگہ باران رحمت موجب زحمت ثابت ہو رہی ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائنیں جا بجا سے ٹوٹ رہی ہیں۔ جن کی مرمت کے لئے ہزارہا مزدور بھیجے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ۵ اگست کی شب کو لائن ٹوٹ جانے کی وجہ سے لائل پور کی گاڑی جو براہ سانگلہ جاتی ہے لاہور سے روانہ نہ ہو سکی۔ نہروں کے بند ٹوٹ رہے ہیں جن کا پانی دیہات کو بہائے جانے کی دھمکی دیتا ہے۔ بارش کا سلسلہ غیر منقطع ہے۔ شہروں میں جا بجا وہڑا وہڑ مکانات گر رہے ہیں۔ کہیں کہیں جانوں کا نقصان بھی ہوا ہے۔ ملیریا بخار کا آغاز ہو گیا ہے۔ غیر معمولی برسات کو دیکھتے ہوئے پھر سال گزشتہ کی طرح موسمی بخار سے عالمگیر تکالیف و تباہی کا اندیشہ ہے حد سے بڑھکر بارش فصلوں کے حق میں بھی مفید نہیں ہو سکتی پنجاب کے دریا چڑھاؤ پر ہیں ڈیرہ غازیخاں معرض خطر میں ہے۔ کشمیر میں ۳ ستمبر کو ۴۸ گھنٹوں کی مسلسل بارش سے دریائے جہلم میں ۱۷ فیٹ طغیانی آگئی ہے۔ جو سنہ ۱۹۰۳ء کے خوفناک چڑھاؤ سے صرف ایک فٹ ۸ انچ کم ہے۔ اگر خوش قسمتی سے بارش بند نہ ہو جاتی تو سری نگر کے ہرطرف سیلاب ہونے میں کچھ شک باقی نہ تھا۔ البتہ کیمبل اور اسلام آباد کے بند ٹوٹ جانے سے تہ آب ہو گئے ہیں۔ فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ غرضکہ کشمیر کے حکام یوروپین سیاح اور باشندے سخت اضطراب میں ہیں۔ دریا کے اترنے کے ابھی آثار پائے نہیں جاتے۔ سیلاب کے فرو ہوتے ہی بخار کا بازار گرم ہو جائے گا۔ اور سیاح وہاں سے چلتے پھرتے نظر آئیں گے۔ بنگال میں بھی دمودر اور روپ نارائن دریاؤں میں ۲۵ فیٹ پانی چڑھ آنے سے جان و مال کا سخت نقصان ہوا ہے۔ موخر الذکر کی طغیانی سے ضلع ہوڑہ میں ۷۰ گاؤں بہ گئے۔ دو سو سے زائد مکانات گر گئے۔ اور بہت سے لوگ بے خانمان ہو گئے۔ جانوں کے نقصان کا ابھی تخمینہ نہیں کیا گیا دمودر نے ضلع بردوان میں بھی بربادی اور تباہی پھیلائی اور بہت سے دیہات کو بہائے گیا۔ پچاس جانیں ہدف سیلاب ہوئیں۔ سری کرشن پور اور اس کے متصلہ دیہات میں مویشیوں کا نقصان بھی بکثرت ہوا۔

قرآن کی تعلیم

آریہ گزٹ رقمطراز ہے۔ کہ آجکل بعض مسلمین بڑے ڈھول ڈھمکے سے اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ قرآن جہاد کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ قرآن میں محبت الفت اور بخشش کے گیت گائے ہیں۔ لیکن ذرا قرآن کی ورق گردانی کرو تو جا بجا بے رحمانہ قتل اور بے وجہ خونریزی کے احکام ملیں گے۔ ہم سورۃ توبہ سے ایک آیت پیش کرتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے "پس جب ممانعت کے مہینے گزر جاویں تب قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ۔ پکڑو ان کو۔ اور قید کرو ان کو۔ اور بیٹھو واسطے قتل یا گرفتاری ان کی کے کمین گاہوں میں بیٹھے چھپکر" یہ بھی نہیں کہ قتل و خونریزی کے ہی حکم نازل کئے گئے ہیں بلکہ مال و اسباب زر و جواہر غرضکہ سب کچھ لوٹنے کا حق دیا گیا ہے۔ اور اس پر ایک طرفہ اور کہ غیر مذہب کی عورتوں تک پر ہاتھ صاف کرنے تک کی اجازت ہے۔ چنانچہ سورۃ اخراب میں لکھا ہے "ما ملکت ایمانکم الخ" یعنے جو عورتیں تم نے لڑائی میں لوٹیں۔ وہ تمہارے پر حلال ہیں۔ اسی طرح سورۃ نساء میں لکھا ہے کہ "پس نکاح کرو جو خوش آوے تم کو سب عورتوں سے دو دو تین تین چار چار اور اگر جانو کہ عدل نہیں کر سکتے تو ایک سے نکاح کرو۔ یا لونڈی کی لونڈی سے صحبت کرو" اس سورۃ میں پھر لکھا ہے "اور حرام کی گئیں ہیں اوپر تمہارے شوہر دار عورتیں۔ مگر سوائے ان کے جن کے مالک قتل ہوئے تمہارے ہاتھ" غرضکہ بہت سی سورتیں ایسے احکام سے بھری پڑی ہیں اور یہی تعلیم ہے جس نے ان کو ہندوستان آنے پر مجبور کیا۔ اور جو ظلم اور بدتمیزی اورنگزیب نے یہاں پر مچایا اس کی تواریخ شاہد ہے۔ لیکن ابھی ویسی مثالیں کبھی نہ کبھی دیکھنے اور سننے میں آہی جاتی ہیں۔ جو صاف بتلاتی ہیں کہ یہ تمام فتور صرف مسئلہ جہاد کی تعلیم کا ہے۔ چنانچہ ٹرکی کے انقلاب میں جو تباہی عیسائیوں کی مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہوئی اور جس طرح ان کے گرجے اور کلیسیائیں جلائی گئیں۔ ان کی ایک دنیا شاہد ہے۔ اڈانہ کا کشت و خون اور عیسائیوں کی خونریزی کے نظارے دل ہلا دینے والے تھے"۔

سڑکوں پر فحش بکنا

اگرچہ شارع عام اور سڑکوں پر گالی گلوچ بکنا اور خلاف تہذیب الفاظ منہ سے نکالنا اور فحش گانا تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے مطابق جرم ہے۔ لیکن اس دفعہ کی تعمیل نہیں کی جاتی۔ چنانچہ بازاروں میں بسا اوقات لوگوں کو فحش شعر گاتے یا مغلظات اور فحش بکتے ہوئے سنا جاتا ہے اور اس طرح مکانات کی دیواروں وغیرہ پر فحش فقرات لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اگر پولس زیر دفعہ مذکور ایسے لوگوں کا چالان کر دیا کرے تو اس قسم کی بیہودگی اور خلاف تہذیب باتوں کا بہت کچھ انسداد ہو سکتا ہے اور راہ گذر ایسے فحش الفاظ و اشعار سے متاذی ہونے سے محفوظ رہ سکتے ہیں ٭

آریوں کو میرٹھ کے کمانڈنگ افسر کا حکم

۱۸ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو جب آگرہ چھاؤنی میں آریوں کا مقدمہ ہو چکا۔ تو مجسٹریٹ نے آریوں کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ مقدمہ تو تمہارے لئے بہت ہی خفیف ہے۔ دراصل میں نے آج تم کو کمانڈنگ افسر میرٹھ کا حکم سنانے کیلئے

بلایا ہے۔ گویا حکم سنانے کی خاطر ایک نیا مقدمہ کھڑا کیا گیا دکھیا خوب۔ ایڈیٹر! کمانڈنگ افسر نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تم کو متنبہ کروں کہ اگر تم آریہ لوگ چھاؤنی میں سیدھے سادھے رہو گے تو بہتر۔ لیکن جیسا کہ آریوں پر گمان ہے۔ اگر تم مذہب کیساتھ پولیٹکس کو ملاؤ گے تو بلا تامل چھاؤنی سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اور اس حکم کے برخلاف چون و چرا کرنے کا تمہیں کوئی موقعہ نہ ملیگا۔ اور نہ تم اس کے خلاف اپیل کر سکو گے۔ آریہ سماج کی طرف سے کئی دفعہ اس غلط گمان کی تردید کی گئی ہے کہ آریہ سماج کا پولیٹکس سے کچھ تعلق نہیں پھر بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں حکام محض مسلمان سپاہیوں کی رپوٹوں پر آریہ سماج پر مورد عتاب کر رہے ہیں۔

(پرکاش)

گائیوں پر بے رحمی

انبالے سے ایک افسوسناک خبر آئی ہے کہ چند بے رحم مسلمانوں نے سات گؤوں کو زہر دیکر ایک مکان میں بند کر دیا۔ مکان غیر آباد تھا۔ اسلئے اس وقت تک کسی کو اس واقعہ کی خبر نہ ہوئی جب تک کہ مردہ گؤوں کی تعفنی اردگرد نہ پھیل گئی۔ ملزم گرفتار ہیں سننے میں آیا ہے کہ انہوں نے اقبال بھی کر لیا ہے۔ اس فعل بد کی تہ میں کوئی مذہبی تعصب نہیں ہے۔ بلکہ ایک ذاتی شکایت ہے وہ یہ ہے کہ گائیں کھیتوں میں چرنے کے لئے چلی جاتیں اور ان کو خراب کرتی تھیں۔ ملزمان نے شکایت کو دور کرنے کا طریقہ ایسا خراب اختیار کیا کہ کسی کو بھی ان سے ہمدردی نہیں ہو سکتی امید کرنی چاہیے کہ حکام ضلع مکمل تفتیش کر کے حقیقی مجرمان کو واقعی سزا دینگے۔

لیجسلیٹو کونسل اور پارسی

مسلمان سکھ ہندو اور جینی لیجسلیٹو کونسل میں اپنے اپنے پرتی ندھی بھیجنے کے لئے درخواستیں دے چکے تھے۔ مگر پارسی اب تک سب سے پیچھے تھے۔ اس لئے اب وہ بھی اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے بمبئی کے اخبار سماچار نے اس سوال کو اٹھایا تھا۔ مگر اب وہاں کے پارسی ایسوسی ایشن نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور اب وہ اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

ریاست گوالیار میں اخبارات کی بندی

ریاست گوالیار نے اپنے ۱۰ اگست کے اعلان میں اخبار "پنجابی" "کیسری" "اور بکال" "تشر طمست" "اور ہندو پنچ" "تُھبالا" "اور امرت بازار پتریکہ" "بنگالی" "اور بندے ماترم" "سیوا اجیہ" "اور دیش سیوک" "اور مرہٹہ" کے داخلے کی بندش کر دی ہے۔ اور ملکی لیڈروں کی تصویروں کا قبضے میں رکھنا بھی جرم قرار دیا ہے۔ جنہوں نے مادر ہندوستان کی خاطر جیل کی کڑی سے کڑی مصیبتیں جھیلی ہیں۔

(پرکاش)

مسٹر تلک اور پرنجپے کی تقریروں پر مقدمہ

مسٹر تلک اور پرنجپے کی تقریر چھاپنے کے جرم میں ناسک کے ایک برہمن پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند جو مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھانہ بمبئی کی عدالت سے اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ مجسٹریٹ کی رائے میں گو ان تقریروں سے علانیہ بغاوت ثابت نہیں ہوتی تاہم وہ اشتعال انگیز اور فتنہ پرداز ضرور تھیں۔ اسلئے ہز آنر نے ملزم کو چھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا ہے۔ جرم کے مقابلے میں تو سزا تھوڑی ہی دی گئی ہے۔ کیونکہ تقریر کنندہ کو تو چھ سال کی جلاوطنی۔ مگر اس کی اشاعت دینے والے کو صرف چھ ماہ قید

رحم کے جذبے نے غلبہ پایا ہوگا۔ (ایضاً)

ٹیلیگراف سگنلروں کی شکایت

کلکتہ میں محکمہ تار کے سگنلروں کی شکایات عرصے سے جاری ہیں۔ کئی دفعہ سٹرائک ہو چکی۔ مگر پھر حکام کے بیچ بچاؤ نے معاملے کو کچھ عرصہ کے لئے نپٹا دیا۔ لیکن جب تک خرابی کی جڑ کو نہ کاٹا جاوے خرابی دفعہ نہیں ہو سکتی۔ اب کچھ عرصہ سے سگنلر پھر بگڑ بیٹھے ہیں اور بضد ہیں کہ جب تک ان کی شکایات کو سنکر وا جبی تدارک نہ کیا جاویگا۔ تب تک وہ اپنی شکایات کو واپس لینے کو تیار نہیں ہیں۔ مختلف مقامات سے ان کی ہمدردی کے تار آ رہے ہیں ان کی شکایات کے متعلق سرکاری بیان ہے کہ کُل کی کل غیر متعلق غیر ضروری اور ناقابل نوٹس ہیں۔ مگر سگنلر بڑے زور سے پروٹسٹ کرتے ہیں کہ وہ تکالیف سے تنگ ہو کر چلاتے ہیں۔ دیکھیں کہ اس کا نتیجہ آخرکار کیا ہوتا ہے۔ ان کو کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نقصان۔ درحقیقت ان بے چاروں کی تنخواہیں تو سخت ہیں۔ گورنمنٹ کو ضرور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ توجہ ان کی طرف کرے۔

آسمانی دوڑیں

ہوائی جہازوں کی آجکل شرطیں لگا لگا کر دوڑیں ہو رہی ہیں۔ انعام مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور جہاز آسمان میں اٹکھیلیاں کرتے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ مقام ریمز میں یہ دوڑیں ہو رہی ہیں۔ تازہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ہیلیکوپٹر کی دوڑ میں مسٹر کارٹس اول رہا۔ اس نے بہ فاصلہ ۸ منٹ ۵ سیکنڈ میں طے کیا۔ اسی طرح اور بھی دوڑیں ہوئے اول انعام مسٹر لیتھم کو دیا گیا۔ لیکن گرے بھی آپ ہی۔ آپ کی مشین اڑتے اڑتے پھٹ گئی اور زمین پر آ گرے۔

مسٹر فرمین نے اپنے جہاز میں دو مسافروں کو بٹھا کر ۱ منٹ ۲۹ سیکنڈ میں فاصلہ طے کیا۔ اور چار سو پونڈ انعام پایا۔

گلدستۂ اخبار

کشمیر میں امرناتھ سے ۲۰۰ یاتری واپس آتے ہوئے پنج ترنی کے قریب برف باری کی سختی سے مرگئے۔

سخت موسلا دھار بارشوں سے کالکا و کسولی کے درمیان کاکتا نام گاؤں معدوم ہوگیا۔ اور بارہ آدمی غرق ہوگئے۔

گورہ فوج کے سارجنٹ میجرای صاحب متصل کسولی ایک ٹیلے کے نیچے دبکر مرگئے۔ گھوڑا بھی ہلاک ہوگیا۔

کلکتہ میں نقب لگاکر ۲ ہزار کا قیمتی مال لوٹا گیا۔ پتہ بتانے والے کو ۱۰ فی صدی انعام دینگے۔

کلکتہ میں چار مسلمان پکڑے گئے جو لکھنؤ کی ایک بیگم دس ہزار کا پرامیسری نوٹ چرا کر لیگئے تھے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے آغا خاں صاحب نے چار ہزار روپیہ دیا۔ اور بمبئی کے دو صاحبان نے ۱۵۰۰ روپیہ دیا

کسولی میں کوہی ٹیلے کے اڑنے سے خبر ہے کہ ۲۹ آدمی دب مرے جن میں ایک یوروپین ہے۔

بمبئی میں ایک عظیم پانچ منزلہ مکان میں آتشزدگی سے پانچ آدمی مرگئے اس میں ۷۰ آدمی رہتے تھے۔

مسٹر کرٹیس نام غبارہ باز امریکہ میں بلایا گیا۔ اس کو ۹۶ ہزار روپیہ ماہوار دینگے۔

ایم بلریاٹ غبارہ باز آسٹریا و دیدا بستہ میں بلایا گیا۔ ۸۴ ہزار روپیہ کی فیس مقرر ہوئی۔

ہوائی جہاز کا سوال ملک جرمنی میں حل کیا گیا اب وہ اس کو اپنے یہاں جاری کرینگے۔

ولایت کے ایک پیغام تار سے ظاہر ہے کہ انگلستان میں سخت بے موقعہ بارش سے تمام فصلیں جو پکنے کے قریب تھیں۔ بالکل تباہ ہوگئیں اور پیداوار کی اُمیدیں ضایع ہوگئیں۔ اس باعث عجب نہیں کہ کراچی سے غلہ کی نکاس پھر سرگرمی سے شروع ہوجاوے۔ جس کا سلسلہ چند مدت سے مدھم ہوگیا تھا۔ کہتے ہیں کہ پنجاب میں ذخیرہ موجود ہے اور غلہ کی برآمد کی گنجائش کافی ہے۔

نمائش لاہور کے سامان کے لئے کرایہ ریلوے کی رعایت یکم ستمبر سے ۲۸ فروری تک دی گئی

امریکہ میں اب کے سال زراعتی پیداوار با افراط ہے۔ سر رشتہ زراعت کے افسر مسٹر سی۔ ڈبلیو۔ برکت نے ایک تخمینہ شایع کیا ہے بروے اس کے سال رواں میں زراعتی پیداوار کی مجموعی مالیت ایک ارب ۷۰ کروڑ پونڈ بتلائی گئی ہے جو ۲۴ ارب ۳۰ کروڑ روپیہ کے برابر ہے اس میں زراعتی مویشی خوراک کے جانور وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جو زراعت کے ساتھ پرورش کئے جاتے ہیں۔

تصحیح

نورافشاں ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۸ و ۹

صفحہ ۹ میں عربی عبارت کے اعراب کہیں کہیں نہیں لکھے گئے

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۹	۱	۱۲	سب سے الگ	باپ سے الگ
۹	۱	۳۰	۵۲ آیت	۹۲ آیت
۹	۲	۵	تین خدا الگ	الگ الگ تین خدا
۹	۲	۹	غلبہ چاہتا	غلبہ نہیں چاہتا
۹	۲	۱۵	اَشرُ	اَشرُ ۶
۹	۲	۱۵	کیونکر دیکھوں میں	کیونکر دیکھوں میں اسکو
۹	۲	۲۱	حقیقی نور وہ جو	حقیقی نور وہ تھا جو
۹	۲	۲۶	(ایوحنا ۱-۲۰)	(ایوحنا ۱-۳۰)

رسید زر

۱۹۰۹ء

مسٹر پریم مسیح — عہ

پادری ای۔ اے کیمبل — للعہ

پادری ڈبلیو۔ ایچ روزور — ۲ر عہ

بابو گلاب سنگھ — عہ

ڈاکٹر ای۔ سی جشوہ — ۱۹۰۹ء — عہ

پادری اے۔ ٹی ہالینڈ — بقایا — ۲ر عہ

مس ولیمس — ″ — ہ۸

پادری این ٹویسایسے معہ بقایا — ″ — ۵ عہ ۴ر

لوکل

رائے بہادر جناب لالہ امراؤ سنگھ صاحب ایم۔ اے انسپکٹر مدارس جالندھر ڈویژن قسمت ملتان کو تبدیل ہوگئے رائے بہادر موصوف بباعث علالت طبع ۲۰ ماہ ستمبر سے ۸ ماہ کی رخصت پر اپنے وطن مالوف ریواڑی کو تشریف لیجاتے ہیں۔ رائے بہادر کی جگہ لالہ شیولال صاحب ملتان ڈویژن سے تشریف لاتے ہیں۔

لالہ رگھورام صاحب قائمقام اسسٹنٹ انسپکٹر جالندھر ڈویژن بعہدہ ڈسٹرکٹ انسپکٹری دہلی جاتے ہیں۔ اُن کی لالہ جگل کشور صاحب بی۔ اے تشریف لاتے ہیں۔ لالہ صاحب موصوف پہلے عرصہ دراز تک اس ضلع میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ انسپکٹر رہ چکے ہیں۔ لالہ صاحب مشن اسکول لودیانہ کے طالبعلم ہیں۔ لالہ صاحب نہایت ہی نیک نیت اور بیدار مغز حاکم ہیں۔

شہر میں نہایت ہی خراب دودھ فروخت ہوتا ہے۔ شاید ہی کوئی حلوائی ایسا ہوگا جو پانی نہ ملاتا ہو۔ افسوس ہے کہ دو ڈہائی آنہ فی سیر قیمت لیجاتے اور پھر دودھ اچھا نہ ہو منتظمان کمیٹی کو چاہئے کہ آزمائیگی کر دودھ دیکھا جاے۔

ہم پیشتر بھی دو دفعہ جتلا چکے ہیں اور اب پھر عرض کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ کمیٹی ضرور اس تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کریگی۔ کوچہ ملیری مل سے جو سڑک تکیہ گوجراں کو جاتی ہے۔ نہایت ہی ردی حالت میں ہے۔ بارش کے دن اوپر سے گذرنا محال ہوجاتا ہے۔

راو ہاکشن احقر

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

سہ ہزار خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے ایسے وقت کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھتے ہو ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ہے جو پس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں منگا دیکھئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عہ ڈاک محصول ایک سے دو شیشی تک ۵ر **احتیاطاً بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمایا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ پیسہ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندہ شخصوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ تمام و کمال صاف ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری ڈاکٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول للہ محصول ۲ر سنہ محصول عہ قیمت ۵ر کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی ڈیالی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط و کتابت بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو ہس۔ اے۔ بہادر راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ معہ محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　　ہم

ہندوستان پنجاب　　معہ　　　للعہ

غیر ملک سے　　　　ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ؍	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	صعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر ما بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ۔

قایم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرکونول وکیریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ماعہ تک کرکونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے سپنبر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

[illegible]

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی کبھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری تولہ سہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

[illegible]

المشتہر پروفیسر میا سنگہ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دایلی براؤن چھپا اور شایع ہوا